# علمِ دین کی فضیلت

## 20-June-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

## سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ ”**فتاویٰ شامی**“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

## دُرُود شریف کی فضیلت

آقا کریم، رءوف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے:

**مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ**

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** قرآن و احادیث میں کئی مقامات پر عِلمِ دین کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی کتابیں بھی عِلمِ دین کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! ہم بھی عِلمِ دین کے فضائل و برکات اور دلچسپ واقعات و حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

## صحابیِ رسول کا شوقِ عِلم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"عِلم و حکمت کے 125 مَدَنی پھول"** کے صفحہ نمبر 11 پر لکھا ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کے وَقت میں کم عمر تھا۔ اپنے ایک ہم عمر اَنصاری لڑکے سے میں نے کہا: چلو اَصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے عِلم حاصل کرلیں، کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں۔ اَنصاری نے جواب دیا: ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! تم بھی عجیب آدمی ہو، اتنے اَصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے اَنصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود عِلم حاصل کرنے لگ گیا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فُلاں صحابی کے پاس فلاں حدیث ہے تو میں اس کے گھر دوڑا جاتا۔ اگر وہ آرام کررہے ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جلاتی رہتی۔ جب وہ صحابی باہر آتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو متأثر ہوکر کہتے: رسولِ انور، بے کسوں کے یاور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کے بیٹے! آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا، سنا ہے آپ، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فُلاں حدیث

روایت کرتے ہیں، اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا اور میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا: نہیں، اس کام کے لئے خود مجھے ہی آنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحابِ رسول رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡن وصال کر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا: ابنِ عباس (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ)! تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔ (سنن دارمي، ۱/۱۵۰، حديث: ۵۷۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے کہ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر **عِلم اور عُلَما کے فضائل** بیان ہوئے ہیں، چنانچہ

پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۱۸)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡه کے والدِ محترم حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡه فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ سے عِلم کی تین (3) فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ پاک نے عُلَماء کا ذِکر اپنے اور فِرِشتوں کے ساتھ فرمایا ہے، دوسری یہ کہ عُلَماء کو بھی فِرِشتوں کی طرح اپنی وَحۡدَانِیَّت (یعنی ایک ہونے) کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو بھی اپنے معبودِ بَرحق (حقیقی معبود) ہونے کی دلیل قرار دیا، تیسری یہ کہ ان (عُلَما) کی گواہی بھی فرِشتوں کی گواہی کی

طرح مُعْتَبَر ٹھہرائی۔(فیضانِ علم و علما، ص۹ ملخصاً)

اسی طرح قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر اَہلِ عِلْم کی شان و عظمت اس طرح بیان کی گئی ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ (پ۲۸،المجادلة:۱۱) تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے دَرَجات بلند فرماتا ہے جنہیں عِلْم دیا گیا۔

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: عُلَمائے کِرام عام مومنین سے سات سو(700) دَرَجے بلند ہوں گے، ہر دو دَرَجوں کے درمیان پانچ سو(500)سال کا فاصلہ ہے۔(قُوْتُ القلوب،الفصل الاول الحادی والثلاثون،کتاب العلم و تفضیله،بیان آخر فی فضل العلم......الخ، ۱/۲۴۱)

## احادیثِ مبارَکہ میں عِلمِ دین کے فضائل

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** قرآنِ پاک کے علاوہ کثیر احادیثِ کریمہ میں بھی عِلْمِ دِین کے ڈھیروں فضائل بَیان ہوئے ہیں۔ آیئے! ان میں سے تین(3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور اپنے دل میں عِلْمِ دین کی اَہَمِّیَّت اُجاگر کیجئے، چنانچہ

(1)ارشاد فرمایا: جو شخص عِلْم(دین) کی طلب کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کی راہ میں ہے۔(ترمذی،کتاب العلم،باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴،حدیث:۲۶۵۶)

(2)ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ پاک کے فَرائِض کے تَعَلُّق سے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔(الترغیب والترهیب، ۱/۵۴،حدیث:۲۰)

(3)ارشاد فرمایا: اللہ پاک قِیامت کے دن بندوں کو اُٹھائے گا پھر عُلَما کو الگ کرکے ان سے

فرمائے گا: اے عُلَما کی جماعت! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے عِلْم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے عِلْم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبْتَلا کروں گا۔ **جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔**

(جامع بیان العلم و فضله، ص ۶۹، حدیث: ۲۱۱)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا! عِلْمِ دِین حاصل کرنا اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے، بخشش و نجات کا ذریعہ اور جنت میں داخلے کا سبب ہے۔

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: عِلْم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا ہی جانتی ہے کہ عِلْم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس عِلْم سے) وہ عِلْم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ عِلْم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سَنْوَرتی ہیں، یہی عِلْم نجات کا ذریعہ ہے، اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (بہار شریعت، ۳/۶۱۸ ملخصاً)

عِلْم، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، عِلْم قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، عِلْم ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے، عِلْم گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، عِلْم خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نسخہ ہے، عِلْم دنیا و آخرت میں عزت پانے کا سبب ہے، عِلْم مُردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے، عِلْم ایمان کی حفاظت کرتا ہے، عِلْم مخلوقِ خدا کی مَحبّت پانے کا سبب ہے۔ عِلْم بے شمار خوبیوں سے آراستہ ہے، عِلْم میں دِین بھی ہے دنیا بھی، عِلْم میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، عِلْم میں لذّت بھی ہے سکون بھی، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو عِلْمِ دِین حاصل کرنے میں مشغول ہو کر نجاتِ آخرت کا سامان کر جائے۔

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** افسوس! اب ہمارے دلوں سے عِلمِ دِین کی قدر ختم ہوتی جارہی ہے، ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلمِ دِین سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے خوب دُنیوی عُلوم و فُنون تو سکھائے جاتے ہیں مگر دِینی تعلیم دلوا کر اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ بچہ اگر ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں انگڑائی لینے لگتی ہیں، اگر وہ ذہنی طور پر کمزور، شرارتی یا معذور ہو تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارُالعُلوم، جامعہ یا مدرسے میں داخل کروا دیا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بچپن ہی سے اپنی اولاد کو عِلمِ دِین سکھاتے یہاں تک کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اپنی اولاد کو عِلمِ دِیْن کے زیور سے آراستہ کرتے کیونکہ وہ خود عِلم وعُلَما کی قدر کرنے والے ہوتے ہیں، جیسا کہ

خلیفہ ہارون رشید بہت نیک اور عِلم کی قدر جاننے والے بادشاہ تھے۔ ایک بار (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرت امام کِسائی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے عرض کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو جائے۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ بہرحال مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاق سے ایک روز خلیفہ ہارون رشید گزرے، دیکھا کہ امام کِسائی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور ان کا بیٹا مامون رشید پانی ڈال رہا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر گھوڑے سے اُترے اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۴۴ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** خلیفہ ہارون رشید نہ صرف عُلَماء و فقہائے کرام کی تعظیم کیا کرتے بلکہ مُلکی معاملات اور اپنے دیگر دینی و دُنیوی معاملات میں بھی عُلَماء و فقہائے کرام کی رائے کو ترجیح دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے عُلَماء کے دروازے تک خود حاضر ہوتے، اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو بادشاہ والی شان و شوکت اور رُعب و دبدبے کی پروا کئے بغیر ان کے احترام میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالِم تشریف لاتے، بادشاہ اُن کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: یا امیرَالمُؤمِنِین! بادشاہت کا رُعب جاتا ہے۔ جواب دیا: **اگر عُلَمائے دِین کی تعظیم سے بادشاہت کا رُعب جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔**[1]

ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ نے اپنے بیٹے کو حضرت امام کِسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کیلئے بھیج دیا اور خود بھی عُلَمائے کرام کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں؟ یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عُلَمائے کرام کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت و اَہَمِیَّت کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ گُلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان اللہ والوں کا اہم کردار ہے۔

---

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۴۵ بتغیر

اسی طرح اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا کہ بلند مرتبے والے مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا صالِح بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو خود ان کے بھی اُستاد تھے انہیں اپنی اولاد کا اُستاد مقرر فرمایا۔(التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدینۃ الشریفۃ، ۱/۲۳۳)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم کے بارے میں منقول ہے: وہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن عِلْمِ دین کی اَہَمِیَّت کا احساس رکھنے والے تھے، ان کی دلی خواہش تھی کہ دونوں صاحبزادے محمد غزالی اور احمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما عِلْمِ شریعت اور عِلْمِ طریقت کے زیور سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کچھ مال و اسباب بھی جمع کر رکھا تھا، جو ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے عِلْم حاصل کرنے کے زمانے میں انہیں بہت کام آیا۔(اتّحاف السادۃ، مقدمۃ الکتاب، ۱/۹ ملخصاً)

اسی طرح ہمارے غوثِ پاک حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں ہی اپنی والِدۂ مُحْتَرَمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لیے بغداد پہنچے تھے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص۱٦۷ ملخصا)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین سیکھتے رہے یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ کریم ناظرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے فیض یاب ہوئے اور صِرف تیرہ (13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام رائج شدہ عُلوم اپنے والدِ ماجد حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حاصل کرکے سَنَدِ فراغت حاصِل کرلی۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۹۱، ۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**اے عاشقانِ رسول!** بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنی اولاد کو بچپن ہی سے عِلْمِ دِین سکھانے میں مشغول کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کرتے ہوئے انہیں عِلْمِ دِین سکھانے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تَرْبِیَت کرنا اس لیے بھی بہت ضروری ہے تاکہ انہیں نیک بنا کر اُس دوزخ سے بچایا جاسکے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اللہ کریم پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

صَدرُ الاُفاضِل حضرت علامہ مَولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خَزائِنُ العِرفان میں آیتِ مبارکہ کے اس حصے (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا) کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک اوراس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادَتیں بجالا کر، گُناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی (برائی) سے مُمانَعت (منع) کرکے انہیں عِلْم واَدَب سکھا کر (اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

نبیِّ اکرم، رسولِ عرب وعجم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سب اپنے مُتَعَلِّقِین

کے سر دار و حاکم ہو اور تُم میں سے ہر ایک سے روزِ قیامت اس کی **رَعِیَّت** کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخارِی،کتاب الجمعة،باب الجمعة فی القری والمدن، ۱/۳۰۹،حدیث:۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بُخاری حضرت علّامہ مُفْتِی محمد شریف ُالحَق اَمْجَدی رَحۡمَۃُاللهِ عَلَیۡه فرماتے ہیں: "**رَعِیَّت**" سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نگرانی میں ہو۔ اس طرح عَوام، سُلطان اور حاکم کے، اَولاد ماں باپ کے، طَلَبہ اَساتذہ کے، مُریدین پِیر کے رِعایا(ماتحت) ہوئے۔ یُونہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی قبضے میں ہو اس کی نگرانی اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتَحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اعضاء، کاموں، باتوں اور اپنے اَوقات کا نگران ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ ذِمّہ دار ہو گا۔(نُزہۃ القاری،۲/۵۳۰ ملخصًا)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** والدین کو چاہئے کہ اپنی ذِمّہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کا خیال رکھیں، انہیں نماز روزے کا پابند بنائیں اور فرائض و واجبات، حلال و حرام، خریدو فروخت اور بندوں کے حُقُوق وغیرہ کے شرعی اَحْکامات سے بھی اُنہیں آگاہ کرنے کا انتظام کریں، اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِیْن سکھانے کیلئے درسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) کروا دیا جائے تاکہ ہمارے بچے عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور ہماری اُخروی نجات کا سامان بن سکے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه اس مقصد کی تکمیل کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ قائم ہیں، جامعات المدینہ میں طلبہ وطالبات کو نُورِ عِلْم سے مُنَوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری کے انوار سے دلوں کو روشن کرنے کے لیے اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے، اس سلسلے میں جامعۃ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مُسافر

بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 92 مَدَنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اختتام پر اپنے دَرَجے کے ذِمّہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔

## امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طلبۂ علمِ دین سے مَحبَّت

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جامعۃ المدینہ کے طلبہ کی اس عملی کیفیت سے خوش ہو کر اپنے تاثرات بیان فرماتے ہیں: **"میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ سے بہت مَحبَّت کرتا ہوں اور ان کے صدقے سے اپنے لئے دعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔"**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامعۃ المدینہ کے طلبۂ کرام پانچوں نمازوں کے علاوہ دیگر نوافل مثلاً صلوٰۃ التوبہ، تہجُّد، اِشراق اور چاشت کے نوافل کا بھی اہتمام کرتے ہیں، مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جامعۃ المدینہ کے اَطراف میں 12 مَدَنی کاموں کو عام کرنے کے لیے ذِمّہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جامعۃ المدینہ کے اساتذۂ کرام و طلبۂ کرام **اِمامت و خطابت** کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں، جن کی بدولت کثیر **مسجدیں آباد** ہیں۔ کئی اساتذہ و طلبہ **"جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ آن لائن"** کے ذریعے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو تعلیمِ قرآن اور علمِ دِین کی روشنی سے مُنَوَّر کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں، کئی اساتذہ و طلبہ دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اِسی طرح **جامعۃ المدینہ** (للبنات) کی **مُدرِّسات و طالبات** (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں اور طالبات) بھی دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں ہونے والے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کی

سعادت حاصل کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی عالمی مجلسِ مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے **8 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ (فیضانِ سُنّت، ص ۵۸۹، ملتقطاً)

## 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "اِنْفِرادی کوشش"

**اے عاشقانِ رسول!** امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مَقْصَد عطا فرمایا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ۔"** اپنی اِصلاح کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنالیجئے، 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر شامل ہو جائیے کہ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"انفرادی کوشش"** بھی ہے۔ مسلمانوں کو نیک، نمازی اور سُنّتوں کا عادی بنانے اور انہیں گناہوں سے بچانے کیلئے ان پر انفرادی کوشش شروع کر دیجئے۔ مَدَنی قافلوں کے علاوہ بھی جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو شفقت و مَحَبَّت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں برکتیں ظاہر ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انفرادی کوشش کی ترغیبیں تو 72 مَدَنی انعامات نامی رسالے میں بھی موجود ہیں، چنانچہ مَدَنی انعام نمبر 22 ہے: کیا آج آپ نے کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو اِنفرادی کوشش کے ذریعے مَدَنی قافلے و مَدَنی انعامات کی ترغیب دِلائی؟ مَدَنی انعام نمبر 52 ہے: کیا آپ نے اِس ہفتے اجتماع کے فوراً بعد خود آگے بڑھ کر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نئے نئے اسلامی بھائیوں سے مُلاقات کا شرف حاصل کر کے ان کا نام، پتا اور فون نمبر حاصل کیا؟ (کم از کم چار سے مُلاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیجئے پھر اِن سے رابطہ بھی رکھئے)

یاد رہے!☆اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے نمازِ باجماعت پڑھنے والوں میں اضافہ ہوتا ہے۔☆اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے مَدَنی دَرس اور نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حلقے میں شریک ہونے والوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔☆اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے سُنَّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کیلئے اسلامی بھائی تیار کیے جاسکتے ہیں۔☆انفرادی کوشش سے مَسجدوں کو آباد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ آیئے!ترغیب کے لئے انفرادی کوشش کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں،چنانچہ

## راہِ خدا میں سفر کے لئے اِنفرادی کوشش

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ایک رُکن کے چھوٹے بھائی درسِ نظامی یعنی عالِم کورس کے پانچویں درجے کے طالبِ علم رہ چکے ہیں،یہ اوران کے پھوپھا زاد بھائی لاہور سے کچھ سامان چھوڑنے کے لئے دو دن کے لئے کراچی تشریف لائے ہوئے تھے۔جب وہ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمتِ اقدس میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انتہائی شفقت کے ساتھ ان پر انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی تو وہ دونوں گھر کے لئے روانہ ہونے کی بجائے ہاتھوں ہاتھ راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے۔جب امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بہت خوشی کا اِظہار فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## شیطانی وسوسے اور ان کا علاج

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** عِلْمِ دِین حاصل کرنے کی بَرَکت سے نہ صرف اللہ

پاک راضی ہوتا ہے بلکہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا بھی حاصل ہوتی ہے، لہٰذا آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنی اولاد کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعۃ المدینہ میں داخل کرواکر خوش نصیبوں کی فہرست میں اپنا اور اپنی اولاد کا نام داخل کروائیے۔ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِین سے محروم کرکے دُنیوی تعلیم دِلوانے کا مقصد زیادہ سے زیادہ دُنیوی مال حاصل کرنا ہوتا ہے اور بدقسمتی سے بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد دِینی تعلیم کی طرف مائل ہوئی تو مَعَاذَ اللہ اس کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا، یہ گھر کیسے بسائے گا اور کس طرح اسے چلائے گا، چند ہزار روپوں میں اپنی خواہشات کو کیسے پورا کرسکے گا اَلْغَرَض اس طرح کے بے شمار شیطانی وسوسے آتے ہیں جس کے سبب بعض لوگ اپنے بچوں کو مستقل طور پر دینی تعلیم دلوانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ایسے والدین کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک مُسلمان جب بھی کوئی کام کرے اس کا مقصد دنیا حاصل کرنے کے بجائے اللہ کریم کی رِضا حاصل کرنا ہو اور خاص کر عِلْمِ دِین سیکھنے کے معاملے میں تو خالص رِضائے الٰہی کی ہی نِیّت ہونی چاہیے۔ جہاں تک مال و دولت کا تَعَلُّق ہے تو یہ بات اللہ کریم کے کرم سے بہت دور ہے کہ وہ اپنے دِین کی تعلیم حاصل کرنے والے کو اکیلا چھوڑ دے ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ حدیثِ پاک میں ہے: جو عِلْمِ دِین حاصل کرے گا اللہ پاک اس کی مُشکِلات کو آسان فرمادے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔ (جامع بیانِ العلم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، ص ٦٦، حدیث: ۱۹۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اخلاص اور محنت کے ساتھ عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے، کئی دنیا دار لوگوں سے زیادہ بہتر زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، کئی بڑے بڑے حکمران اور افسران عُلَمائے کرام کے ہاتھ

چومتے، ان کی خدمت کرتے اور ان کی جوتیاں اُٹھانے کو سعادت سمجھتے نظر آتے ہیں حالانکہ یہ مقام و مرتبہ دُنیا کے کسی بڑے سے بڑے مالدار کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

## عِلْم کی عزت کرنے والا بادشاہ

منقول ہے: ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابُو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعوت کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، کھانے کے وَقْت جب ہاتھ دھونے کیلئے لوٹا اور ہاتھ منہ دھونے کا برتن لایا گیا تو (خلیفہ ہارون رشید نے) برتن خدمت گار کو دیا، خود لوٹا لے کر حضرت ابو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟" فرمایا: "نہیں۔" بادشاہ نے عرض کی: "ہارون" (تو حضرت ابو معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: جیسی آپ نے عِلْم کی عزت کی، ایسی اللہ پاک آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا: اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ سب کیا تھا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۴۵ ملخصاً)

## امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہِ بصیرت

اِسی طرح حضرت سَیِّدُنا قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا تھا، والدہ نے گھر چلانے کے لیے انہیں ایک دھوبی کے پاس بٹھا دیا، ایک بار یہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں جا پہنچے، وہاں کی باتیں انہیں اس قدر پسند آئیں کہ یہ دھوبی کو چھوڑ کر وہیں بیٹھنا شروع ہو گئے۔ والدہ کو جب پتا چلتا وہ انہیں اُٹھاتیں اور دھوبی کے پاس لے جاتیں، جب معاملہ بڑھا تو ان کی والدہ نے حضرت سَیِّدُنا

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: اس بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، میں نے اسے دھوبی کے پاس بٹھایا تھا تاکہ کچھ کما کر لاسکے، مگر آپ نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خوش قسمت! اسے عِلْم کی دولت حاصل کرنے دے وہ دن دُور نہیں جب یہ باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ کھائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ بہت ناراض ہوئیں، کہنے لگیں: (آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں بھلا) ہم جیسے غریب لوگ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ کیسے کھاسکتے ہیں؟۔ بہر حال حضرت سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِستقامت کے ساتھ عِلْمِ دین حاصل کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ وَقْت آیا جب قاضی کا منصب ان کے حوالے کر دیا گیا۔ ایک دفعہ خلیفہ نے ان کی دعوت کی، دورانِ دعوت خلیفہ نے باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: اے امام! یہ حلوہ کھائیے، روز روز ایسا حلوہ تیار کروانا ہمارے لئے آسان نہیں۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بات یاد آئی تو وہ مسکرانے لگے، خلیفہ کے پوچھنے پر فرمایا: میرے استادِ محترم حضرت سَیِّدُنا امام اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سالوں پہلے میری والدہ سے فرمایا تھا کہ تمہارا یہ بیٹا باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ کھائے گا، آج میرے استادِ محترم کا فرمان پورا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنے بچپن کا سارا واقعہ خلیفہ کو سنایا تو وہ بہت تَعَجُّب کرنے لگے اور کہا: بے شک عِلْم ضرور فائدہ دیتا اور دِین و دنیا میں بلندی دِلواتا ہے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ بعد الثلا ثمائۃ، ص ۲۷۸ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حکایت سے ہمیں 3 مَدَنی پھول ملے: (1)

اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اللہ پاک کی عطا سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کو پہلے ہی جان لیا کرتے ہیں۔(2)ایک کامل استاد کی خاص توجہ انسان کو کیا سے کیا بنادیتی ہے۔(3)عِلْمِ دین، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے دنیاداروں کو وہ مقام و مرتبہ نہیں ملتا جو عِلْم کے شیدائیوں کو حاصل ہو جاتا ہے۔لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ عِلْمِ دین خود بھی سیکھیں اور اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کے لئے انہیں بھی دِین کا عِلْم سکھائیں۔یادرکھئے!مرنے کے بعد نیک اعمال کے علاوہ دیگر چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی، یہ مال و دولت،بینک بیلنس،عالیشان بنگلے،بڑی بڑی گاڑیاں دنیوی مقام و مرتبہ سب یہیں رہ جائے گا،قبر میں ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہ جائے گا،نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے،سوائے تین اعمال کے:(1)صدقۂ جاریہ(2)ایسا عِلْم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے اور(3)نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔[1]

## فقدانِ عِلْم کا نقصان

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا!صدقۂ جاریہ،عِلْمِ دین کو پھیلانا اور نیک اولاد ایسے اعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے،لہٰذا اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کیلئے کمربستہ ہو جائیے اور انہیں **جامعۃ المدینہ** میں داخل کروائیے۔فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی جہالت ہے جو معاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرفہرست ہے۔گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا،دوست احباب کا ہو یا رشتے دار کا،نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تربیت کا،غرض کیا اللہ پاک

1...مسلم،کتاب الوصیۃ،باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ،ص ۸۸۶،حدیث: ۱۶۳۱

کے حقوق اور کیا بندوں کے حقوق، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں اگر ہم سنجیدگی سے اس کے بارے میں غور کریں تو یہ بات ہم پر واضح ہوجائے گی کہ اس کا بنیادی سبب **عِلمِ دِیْن سے دُوری** ہے۔ عِلمِ دِیْن نہ ہونے اور درست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات و اخلاقیات بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں جن کو روکنے کے لئے صِرف عِلمِ دین حاصل کرلیناہی کافی نہیں بلکہ اپنے عِلم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدوں، مَحَبَّت و عقیدت اور تعلق رکھنے والوں کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"**

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عِلم دوستی اور عِلمِ دین عام کرنے کی تڑپ کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک وبیرونِ ملک میں سینکڑوں جامعات المدینہ (للبنین و للبنات) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی۔ جہاں 3 اساتذۂ کرام نے عالِم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔ اس جامعۃ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت عِلم کے طلب گار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہوگئی۔ چنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998ء میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی کے پڑوس کی ایک عمارت میں مُنْتَقِل کردیا گیا۔ امیرِ اَہلسنّت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے عِلْمِ دین حاصل کرنے کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خدا میں سفر کرنے والے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر تعداد نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ عِلْمِ دین حاصل کرنے کے لئے **جامعۃُ المدینہ** کا بھی رُخ کیا۔ یوں دنیا بھر میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاکستان سمیت کئی ممالک میں چھ سو دو (602) جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں کم و بیش باون ہزار آٹھ سو تینتالیس (52843) طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالِم کورس) کر رہے ہیں جبکہ آٹھ ہزار چھ سو ستانوے (8697) طلبہ وطالبات تعلیم مکمل کرکے سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں داخل کروایئے اور اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے، اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں ہر طرف عِلْمِ دین کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے دُور ہوں گے وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

## مجلس نشرواشاعت

**اے عاشقانِ رسول!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین پھیلانے اور اُمّتِ محبوب کی خیر خواہی کا جذبہ لئے خدمتِ دین کے کم و بیش 107 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے جن میں سے ایک **"مجلس نشرواشاعت"** بھی ہے۔ اس شعبہ کا قیام 7 ربیع الاول ۱۴۲۷ھ 6 مئی بمطابق 2006ء میں امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی خصوصی اجازت سے ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس شعبے نے ہزاروں

کتابیں علمائے کرام، پیرانِ طریقت، پروفیسرز، جامعات اور لائبریریز تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ماہناموں کے ایڈیٹرز اور دیگر عُلَماے کرام سے روابط کو مضبوط رکھتے ہوئے انہیں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور المدینۃ العلمیۃ کی شائع ہونے والی کتب اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ روانہ کئے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس نشرواشاعت"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## عِلْم سیکھنے والے کیلئے مَدَنی پھول

**اے عاشقانِ رسول!** آئیے! عِلْم سیکھنے والے کے بارے میں چند مَدَنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو آدمی عِلْم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳) (2) فرمایا: جو شخص عِلْم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (طبرانی کبیر، ۸/۵۵، حدیث: ۷۳۵۰) ☆ عِلْم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سُنّت ہے۔ (40 فرامینِ مصطفٰی، ص ۲۳) ☆ عِلْم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔ (فیضانِ داتا علی ہجوری، ص ۱۳)

**اعلان:**

عِلْم سیکھنے والے کیلئے بقیہ اہم مَدَنی پُھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مَدَنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!        صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

# دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

## ﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰنِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ آقائے نامدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

## ﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

## ﴿3﴾رَحمت کے ستّر دروازے

**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تواُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

## ﴿4﴾چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ**

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں:اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

## ﴿5﴾قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ**

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے!جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

دو جہاں کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 20 جون 2019ء**

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، **کل دورانیہ 15 منٹ**

## علم سیکھنے والے کیلئے بقیہ مدنی پھول

☆عِلْم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱)☆عِلْم سیکھنے کے لئے سُوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیئے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۸) ☆خوشامد کرنا مؤمن کے اخلاق میں سے نہیں ہے مگر عِلْم حاصل کرنے کے لئے خوشامد کر سکتا ہے۔(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳)☆ایسے سُوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۹) ☆عِلْم حاصل کرنے کے بعد اسے بیان نہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔(معجم اوسط، ۱/۲۰۴، حدیث ۶۸۹)☆ جب کسی عالِم دین سے کوئی سُوال کرنا ہو تو ادباً اس سے سُوال پوچھنے کی اجازت طلب کر لی جائے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۶)☆عِلْم میں زیادتی تلاش سے اور آگاہی سُوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں عِلْم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ۱/۱۲۲، حدیث: ۴۰۲)☆عِلْم حاصل کرنے کیلئے بہترین وَقْت

ابتدائی جوانی، سَحَری کا وَقْت اور مغرب وعشاء کے درمیان کا وَقْت ہے۔ لیکن یہ بات تو افضلیت کی تھی مگر ایک طالبِ عِلمِ دین کو تو ہر وَقْت تحصیلِ عِلم میں مشغول رہنا چاہیے۔(راہِ علم، ص۷۳) ☆طالبِ عِلم کو لڑائی جھگڑے سے بھی گریز کرنا چاہیے کیونکہ جھگڑا اور فساد وَقْت کو ضائع کر کے رکھ دیتا ہے۔(راہِ علم، ص۷۴) ☆طالبِ عِلم کو راہِ عِلمِ دین میں آنے والی مصیبتوں اور ذلتوں کو بھی ہنسی خوشی برداشت کرنا چاہیے۔(ایضاً، ص۸۰) ☆طالبِ عِلم جتنا زیادہ پرہیزگار ہوتا ہے اس کا عِلم بھی اسی قدر فائدہ دینے والا ہوتا ہے۔(ایضاً، ص۸۱) ☆طالبِ عِلم کو چاہیے کہ ہر وَقْت کتابیں اپنے ساتھ رکھے تاکہ وَقْتِ فُرصت ان کا مطالعہ کیا جاسکے۔(ایضاً، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ☆نفع بخش عِلم کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"نفع بخش عِلم کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

**اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ، وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ، وَزِدْنِیْ عِلْماً، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّار**۔(ترمذی، احادیث شتی، ۵تابع-باب(ت: ۱۳۲)، ۵/۳۴۳، حدیث: ۳۶۱۰)

## ☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

### یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو

کی ؟(8)جائز بات کے ارادے پرِاِن شَآءَاللہ کہا؟(9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)فکرِ مدینہ کی؟(16)صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یا سُنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43) یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یامَدَنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارادن مدنی حلیہ اپنایا؟

## قفلِ مدینہ کارکردگی

﴿۞﴾لکھ کر گفتگو12مرتبہ﴿۞﴾اشارے سے گفتگو12مرتبہ﴿۞﴾نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ﴿۞﴾قفلِ مدینہ عینک کا استعال12منٹ

## ہفتہ وار8مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

## دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**